2983-کیا حاملہ عورت حج کرسکتی ہے

سوال

کیا حاملہ عورت حج اور عمرہ کے مناسک ادا کرسکتی ہے ؟
اور کیا اس پرمدت حمل اثرانداز ہوتی ہے (مثلا حمل کے آٹھویں ماہ سے موازنہ کرتے ہوئے وہ چوتھے ماہ میں ہو) کیونکہ ازدحام اوررش کی وجہ سے عورت کا حمل ہی ساقط ہوجائے یا پھر وہ بیمار ہوجائے ؟

پسندیدہ جواب

1– حمل کی حالت میں عورت کا حج پرجانے میں کوئی مانع نہیں ، اورحاملہ عورت پاک صاف اورطاہر ہے اس پر نمازکی ادائيگی اورروزہ رکھنا لازمی ہے اوراسے دی گئی طلاق سنت طریقہ پردی گئی طلاق شمار ہوگی ۔

2– بلکہ سنت میں تو یہ بھی ثابت ہے کہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالی عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کرنے کے لیے گئيں تو وہ حمل کے آخری ایام میں تھیں بلکہ انہوں نے تومیقات پرہی بچہ جنم دیا تھا ۔

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ –ابوبکررضی اللہ تعالی عنہ کی بیوی– اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالی عنہا نے شجرہ نامی جگہ پر محمد بن ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ کوجنم دیا ، تورسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکررضی اللہ تعالی عنہ سے فرمایا کہ اسے کہو کہ وہ غسل کرکے احرام باندھ لے ۔ صحیح مسلم حدیث نمبر (1209) ۔

حدیث میں استعمال شدہ لفظ (نفست) کا معنی بچہ جنم دیا ہے ۔

اورشجرۃ کا معنی ذی الحلیفہ جواہل مدینہ کا میقات ہے ۔

امام نووی رحمہ اللہ تعالی اس حدیث کے فوائد بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں :

اوراس میں یہ بھی بیان ہے کہ : حائضہ اورنفاس والی عورت کا احرام بھی صحیح ہے اوراحرام کے لیے ان دونوں کے لیے غسل کرنا مستحب ہے ، اوراس پرسب اس پرمتفق ہیں کہ وہ غسل کریں گيں ۔

لیکن ہمارا اورامام مالک اورابوحنفیہ اورجمہورعلماء کرام کا مسلک ہے کہ یہ مستحب ہے ، اورحسن اوراہل ظاہر کہتے ہیں کہ یہ واجب ہے ۔

حائضہ اورنفاس والی عورت کے مکمل اعمال حج صحیح ہیں لیکن وہ طواف نہیں کریں گی اورنہ ہی وہ طواف کی رکعات ادا کریں گی کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(تم بھی وہی اعمال کروجوسب حاجی کرتے ہیں صرف طواف نہ کرو) دیکھیں : صحیح مسلم (133/8) ۔

اوراگرعورت نے فریضہ حج ادا نہ کیا ہو توپھر اس کے لیے حج کے ترک کرنے کے لیے حمل کوئی عذر شمار نہیں ہوگا ، کیونکہ اس کے لیے حج کرنا ممکن ہے اوروہ رش اورازدھام اوردھکم پیل والی جگہ سے اجتناب کرتے ہوئے حج ادا کرسکتی ہے ، اوراگروہ خود کنکریاں نہیں مارسکتی توکسی کواپنی طرف سے کنکریاں مارنے کے لیے وکیل مقرر کرسکتی ہے ، اوراسی طرح اگروہ

پیدل چل کر طواف اور سعی نہیں کر سکتی تو ویل چیئر (ریڑھی) پر کر سکتی ہے اور اسی طرح ۔

اور بہت سے لوگ ایسے بھی ہیں جو حج کرتے ہیں اور وہ راستوں اور رہائش اور حج کے اعمال کرنے کے اعتبار سے بہت ہی زیادہ آرام وراحت میں ہوتے ہیں ۔

3– جی ہاں اگر کوئی عورت حاملہ ہو اور کسی تجربہ کار اور سپیشلسٹ ڈاکٹر نے یہ بتایا کہ اس عورت کی کمزوری یا بیماری یا کسی اور سبب کی وجہ سے اس کے حج پر جانے کی بنا پر اسے اپنی جان یا پھر بچے کی جان کو خطرہ ہے ، تو اس عورت کو اس برس حج پر جانے سے منع کر دیا جائے گا اور اسے حج سے روکنے کی دلیل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مندرجہ ذیل فرمان ہے :

(نہ تو خود نقصان اٹھاؤ اور نہ ہی کسی دوسرے کو نقصان دو) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (2340) یہ حدیث حسن ہے آپ اس کی تخریج ابن رجب کی کتاب جامع العلوم والحکم (302/1) دیکھیں ۔

4– اور بعض ڈاکٹر اور طبیب حمل کے ابتدائی اور آخری ایام میں فرق کرتے ہیں کہ حمل کے ابتدائی ایام میں بچے اور ماں کو خطرہ ہوتا ہے ، اور آخری ایام میں تو بغیر کسی خوف دلانے والے کے ہی خوف ہوتا ہے ۔

واللہ اعلم .